باسمہ الکریم

از:

حضرت اقدس شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب اطال اللہ بقاءکم بالصحۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے میزاج گرامی بخیر وبعافیت ہوگا

برائے کرم مسئلہ ذیل میں اپنی رائے گرامی سے مستفید فرمائیں

اگر امام صاحب نے نماز کی قراءت میں فحش غلطی کی اور فوراً اس کا اعادہ کرلیا تو کیا اعادہ سے وہ نماز صحیح ہوجائیگی یا نہیں؟

نیز مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف ہے: حضرت مفتی محمود الحسن صاحب فرماتے ہیں کہ اگر فرض نماز میں غلطی فاحش کا ارتکاب ہوا ہے تو نماز فاسد ہوجائیگی اور اصلاح کر لینے پر بھی درست نہیں ہوگی، ایسی نماز کو دوبارہ پڑھا جائے۔ اور اگر غلطی فاحش کا ارتکاب تراویح (نفل نماز) میں ہوا ہے تو اصلاح کر لینے سے نماز درست ہوجائیگی۔

دیگر حضرات جیسے کے مفتی فرید صاحب، حضرت مفتی عبدالرحیم صاحب، مفتی رشید احمد صاحب، حضرت عبدالحق صاحب اور حضرت تھانوی رحمہم اللہ فحش غلطی کی اور فوراً اصلاح کر لینے سے فرض وتراویح دونو کے درست ہوجانے کے قائل ہے۔

ان تمام کے پاس اپنے اپنے دلائل موجود ہے۔

لکین مفتی بہ قول کس کو قرار دیا جائے اس پر ہمیں خلجان ہے برائے کرم حضرت سے درخواست ہے کہ اس مسئلہ کا حل فرما کر ممنون فرمائیں۔

سائل

(الجواب) قراءت میں ایسی غلطی ہوئی جس سے فساد صلوٰۃ لازم آتا ہے لیکن پھر اس کی تصحیح کر لی تو نماز صحیح ہوگئی۔ اگر غلطی کی اصلاح نہیں کی تو نماز نہیں ہوئی اعادہ ضروری ہے۔ ذکر فی الفوائد قرء فی الصلاۃ بخطاء فاحش ثم رجع وقرء صحیحا قال عندی صلاتہ جائزۃ وکذلک الاعراب، فتاویٰ ج ۱ ص ۸۲ الفصل الخامس فی زلۃ القاری فقط واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ رحیمیہ جلد چہارم ۹۱

غلط پڑھ کر فوراً تصحیح کر لینے سے نماز کا حکم:

سوال: ایک شخص نے نماز میں غلط قراءت کی پھر اسی وقت تصحیح کر لی تو نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب: نماز میں غلط پڑھ کر تصحیح کر لینے سے نماز ہو جاتی ہے۔

ملاحظہ ہو طحطاوی میں ہے:

وفی المضمرات: قرأ فی الصلاۃ بخطأ فاحش ثم أعاد وقرأ صحیحا فصلاتہ جائزۃ.

(حاشیۃ الطحطاوی علی الدرالمختار: ۱/۲۶۷، باب ما یفسد الصلاۃ)

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

ذکر فی الفوائد: لو قرأ فی الصلاۃ بخطأ فاحش ثم رجع وقرأ صحیحا قال: عندی صلاتہ جائزۃ. (الفتاوی الهندیة: ۱/۸۱، فی زلة القاری)

نیز ملاحظہ ہو: (امداد الفتاویٰ ۱/۱۶۸، باب القراءۃ، دارالعلوم کراچی۔ وامداد المفتیین: جلد دوم ص ۳۵۷۔ وفتاویٰ حقانیہ ۳/۱۷۷، باب القراءۃ۔ وفتاویٰ رحیمیہ ۳/۳۰۹، باب صفۃ القراءۃ مکتبہ رحیمیہ)۔ واللہ اعلم۔

سوال: کوئی شخص نماز میں قرأت کے دوران الفاظ یا اعراب کی غلطی کر جائے اور بعد میں علم ہونے پر فوراً اس کا ازالہ کر دے اور دوبارہ درست قرأت پڑھے، تو اس سے نماز میں کوئی فرق تو نہیں آئے گا؟

الجواب: نماز میں قرأت کی غلطی ہو جانے کے بعد اس کا تدارک کرنے سے نماز پر کوئی اثر نہیں پڑتا، نماز درست اور صحیح ہوگی۔

"ذکر فی الفوائد لو قرأ فی الصلوۃ بخطأ فاحش ثم رجع وقرء صحیحا قال عندی صلاتہ جائزۃ وکذالک الاعراب". [الفتاویٰ الهندیة: ۸۲/۱، الباب الرابع فی صفة الصلوة، فصل فی زلة القاری]. (فتاویٰ حقانیہ، باب القرأۃ: ۱۷۷/۳، المطبع العربیہ، لاهور)

کذا فی احسن الفتاویٰ، مسائل زلة القاری: ۳۴۵/۳، سعید)

کذا فی امداد الفتاویٰ، باب شروط الصلوٰة وصفتها: ۱۶۸/۱، مکتبه دار العلوم کراچی)

کذا فی الفتاویٰ دار العلوم دیوبند، مسائل زلة القاری: ۸۱/۳، دار الاشاعت)

قراءت میں غلطی کے بعد اس کو صحیح پڑھنے سے نماز کا حکم

سوال [۳۲۲۶]: نماز میں کس طرح کی غلطی سے نماز فاسد ہوجاتی ہے؟ اگر معنی بدل گئے پھر صحیح کرکے اعادہ کرلیا تو اس طرح سے نماز صحیح ہوگئی؟ کبھی وسطِ جملہ میں سانس ٹوٹ جاتا ہے اس سے کچھ حرج ہے یا نہیں؟ اور تشہد وغیرہ اور قراءت میں کچھ فرق ہے یا ایک حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جو غلطی منافیٔ صلوۃ ہے اس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، اگر معنی بگڑنے سے نماز فاسد ہوگئی تھی تو اس لفظ کا صحیح طور پر اعادہ کرنے سے نماز صحیح نہیں ہوئی بلکہ نماز کا اعادہ ضروری ہوگا ( )، البتہ عالمگیری کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز صحیح ہوجائے گی ( )، ہمارے اکابر اس کو نفل وتراویح وغیرہ پر حمل کرتے ہیں۔ وسطِ کلمہ پر سانس توڑنے سے خواہ تشہد وغیرہ میں معنی صحیح رہیں یا بگڑیں، سب کا ایک حکم ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔

الجواب صحیح: سعید احمد۔

فرض نماز میں اگر غلطی فاحش کی تو اصلاح سے بھی نماز نہ ہوگی

سوال [۳۲۲۷]: ایک امام صاحب نے فجر کی نماز میں درمیانِ قراءت پارہ نمبر: ۲۴ ﴿أو تقول حین تری العذاب لو أن لی کرۃ فاکون من المحسنین﴾ اس آیت میں (فاکون من المحسنین) پڑھا اور پھر خود ہی (فاکون من المحسنین) پڑھ لیا، اسی رکعت میں آگے چل کر ﴿بل اللہ فاعبد وکن من الشاکرین﴾ اس آیت میں "وکن من الخاسرین" پڑھ دیا۔ مقتدی نے لقمہ دیا اور اس کو امام نے ﴿وکن من الشاکرین﴾ پڑھ کر اصلاح کرلی۔ آیا ان اغلاط کی تصحیح کرنے پر نماز ہوگئی یا نہیں؟ نماز کے اندر غلطی فاحش سے مراد کون سی غلطی ہے جس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے؟

ایک صاحب فرماتے ہیں کہ اگر قراءت کے اندر غلطی فاحش ہوگئی خواہ اس کی اصلاح بھی کرلی گئی ہو، از خود یا بتلانے سے، تو نماز فاسد ہوگئی اور حضرت مولانا تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا حوالہ دیتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ تراویح کے اندر اگر قراءت میں غلطی فاحش ہوگئی تو تصحیح ہوجانے پر گنجائش ہے، لیکن فرض نماز میں اگر اصلاح بھی کرلی ہو تو گنجائش نہیں (۱) اور درمختار کی اس عبارت کا حوالہ دیتے ہیں: "کما لو بدل کلمۃً بکلمۃ وغیر المعنی، إلی آخرہ"۔ درمختار: ۱/۳۳۲ (۲)۔

براہِ کرم اس عبارت کا مطالعہ فرما کر مدلل، بحوالۂ کتاب جواب ارسال فرماویں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

غلطی فاحش وہ ہے جس سے معنی بگڑ جائیں، مقصودِ قرآن کے خلاف ہوجائیں جیسا کہ صورتِ مسئولہ میں ہے، ایسی غلطی سے فرض نماز فاسد ہوجاتی ہے اور اصلاح کرلینے پر بھی درست نہیں ہوگی، کذا فی منظومۃ ابن وھبان: "وإن لحن القاری وأصلح بعدہ إذا غیر المعنی، الفساد مقرر" (۳)۔ ایسی نماز کو دوبارہ پڑھا جائے۔ تراویح میں ختمِ قرآن کریم مقصود ہوتا ہے، اس میں ایسی غلطی کا ہوجانا نادر نہیں اس لئے وہاں توسع ہے، یہی محمل ہے فتاویٰ درمختار کی عبارت کا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند، ۱۱/۵/۹۱ھ۔

(۱) تلاشِ بسیار کے بعد حضرت تھانویؒ کی طرف جو حوالہ منسوب کیا گیا ہے کہ "تراویح کے اندر قراءۃ میں غلطی فاحش ہوگئی تو تصحیح ہوجانے پر گنجائش ہے، لیکن فرض نماز میں اگر اصلاح بھی کرلی تو گنجائش نہیں"، نہیں ملا، البتہ امداد الفتاویٰ میں "صحت صلاۃ بعد تدارک زلۃ القاری" کے عنوان کے تحت تصحیح کرنے پر نماز صحیح ہوجائے گی، مذکور ہے دیکھئے: (امداد الفتاوی: ۱/۶۸، مکتبہ دار العلوم کراچی)

(۲) (الدر المختار، باب ما یفسد الصلوۃ وما یکرہ فیہا: ۱/۶۳۳، سعید)

(۳) (مقدمۃ نور الإیضاح رسالۃ منظومۃ للشیخ العلامۃ الھمام ابن وھبان، فصل من کتاب الصلاۃ، ص: ۱۳، سعید)

(وأیضاً راجع، ص: ۱۱۸، رقم الحاشیۃ: ۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون ملہم الصواب

ہمارے دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی سے خانیہ کے درج ذیل جزئیہ کی بنیاد پر ثانی الذکر اکابر (یعنی حضرت حکیم الامت تھانوی قدس اللہ سرہ العزیز، حضرت مفتی عبدالرحیم صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہم) کی رائے کے مطابق فتویٰ جاری ہوا ہے اور اسی کے مطابق یہاں سے فتویٰ دیا جاتا ہے۔ یعنی تغیر فاحش غلطی کی تصحیح اگر متصلا کرلی جاتی ہو تو شرعاً تصحیح معتبر ہو کر نماز ہو جاتی ہے۔ ہمارے ہاں سے جاری ایک فتویٰ کی کاپی بھی ساتھ منسلک ہے۔

فی فی الخانية على هامش الهندية ج 1ص 153 كوئتة

وان أراد أن يقرأ كلمة فجرى على لسانه شطر كلمة اخري فرجع وقرأ الأولى أو ركع و لم يتم الشطرإن قرأ شطرا من كلمة لو أتمها لا تفسد صلاته, لا تفسد صلاته بشطرها وإن ذكر شطر من كلمة لو أتمها تفسد صلاته ,تفسد صلاته بشطرها وللشطر حكم الكل وهو الصحيح ---------------------------- واللہ اعلم بالصواب

احقر شاہ محمد تفضل علی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۷ رمضان المبارک ۱۴۳۵ ہجری

۲۶ جولائی ۲۰۱۴ عیسوی

صفحہ نمبر

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دار العلوم کراچی

فتویٰ نمبر مع رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	تبویب
۲۷ / ۲۵	۲۳/۷ ۱۴ ۲۸/۷ ۹۶	ضیاء الرحمٰن بابر متعلم جامعہ فاروقیہ تخصص سال اوّل	استفتاء	

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ

امام صاحب نے فجر کی نماز میں دوران قراءت ایک آیت اس طرح پڑھی کہ جس کا ترجمہ یوں بنتا ہے کہ "جو لوگ نیک اعمال کریں گے وہ جہنم میں جائیں گے" پھر امام صاحب نے یہ رکعت پوری کی۔ جب امام صاحب دوسری رکعت کیلئے کھڑے ہوئے تو ایک مقتدی نے پہلی رکعت میں غلط پڑھی ہوئی آیت کو درست کرنے کا لقمہ دیا، امام صاحب نے اس آیت کو درست طریقے سے پڑھکر نماز پوری کرلی لیکن لقمہ دینے اور لینے کے دوران دو/تین منٹ تک امام صاحب خاموش کھڑا سوچتا رہا، یعنی اس دوران قرأت نہ ہوسکی تو کیا یہ نماز صحیح ہوگئی؟ یا اس نماز کا اعادہ کیا جائے۔

المستفتی ضیاء الرحمٰن بابر
متعلم تخصص سال اوّل
جامعہ فاروقیہ کراچی

(جواب منسلکہ ورق پر)

(۱)

الجواب حامداً و مصلیاً

صورت مذکورہ میں پہلی رکعت میں امام صاحب سے قرأت کے دوران خطاءِ فاحش واقع ہوئی ہے جس سے معنی تبدیل ہوگئے ہیں۔ لہذا یہ نماز فاسد ہوچکی ہے۔ اگر متصلاً تصحیح کرلی جاتی تو نماز درست ہوجاتی لیکن دوسری رکعت میں اتنے فصل کے بعد تصحیح کرنے کا اعتبار نہیں ہے جیسا کہ فتاویٰ خانیہ کے جزئیہ رحمہ اللہ پر غور کرنے سے معلوم ہورہا ہے۔ لہذا اس صورت میں نماز کا اعادہ کرنا چاہئے اور یہی احوط ہے۔

فی الدر المختار:

و صحح الباقانی الفساد ان غیر المعنی نحو رب العالمین للاضافة، کما لو بدل کلمة بکلمة وغیر المعنی نحو ان الفجار لفی جنات (الدر المختار ص ۶۳۲ / ۱)

فی الشامیة:

قوله کما لو بدل الخ هذا علی اربعة اوجه لان الکلمة التی اتی بها اما ان تغیر المعنی او لا فعلی کل فاما ان تکون فی القرآن او لا فان غیرت افسدت لکن اتفاقا (شامیة ص ۶۳۴ / ۱)

رجسٹر نقل فتاوی جامعہ دار العلوم کراچی

فتوی نمبر مع رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاوی	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال و جواب	تبویب

وفی الھندیۃ:

اما اذا غیّر المعنی بأن قرأ "ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات اولئک ھم شر البریۃ" ان الذین کفروا من اھل الکتاب الی قولہ خالدین فیھا ابدا اولئک ھم خیر البریۃ، تفسد عند عامۃ علمائنا وھو الصحیح ھکذا فی الخلاصۃ (ھندیۃ ص ۸۱ ج ۱)

وفی الخانیۃ علی ھامش الھندیۃ:

ان تغیّر المعنی بأن قرأ ان الأبرار لفی جحیم وان الفجار لفی نعیم وقرأ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ھم شر البریۃ او قرأ وجوہ یومئذ علیھا غبرۃ اولئک ھم المؤمنون حقا تفسد صلوتہ لانہ اخبر بخلاف ما اخبر اللہ تعالی بہ وقال بعضھم لا تفسد صلوتہ لعموم البلوی والاول اصح (خانیہ علی ھامش الھندیۃ ص ۱۵۳ ج ۱) (مطبع رشیدیہ کوئٹہ)

وفی الخانیۃ:

وان اراد ان یقرأ کلمۃ فجری علی لسانہ شطر کلمۃ اخری فرجع وقرأ الأولی او رکع ولم یتم الشطر ان قرأ شطرا من کلمۃ لو اتمھا لا تفسد صلوتہ، لا تفسد صلوتہ بشطرھا وان ذکر شطر من کلمۃ لو اتمھا تفسد صلوتہ، تفسد صلوتہ بشطرھا وللشطر حکم الکل ھو الصحیح (خانیہ علی ھامش الھندیۃ مطبع کوئٹہ ص ۱۵۳ ج ۱)

وفی التاتارخانیۃ:

اما اذا تغیّر بہ المعنی بأن قرأ وجوہ یومئذ علیھا غبرۃ ترھقھا قترۃ اولئک ھم المؤمنون حقا قال عامۃ اصحابنا تفسد صلوتہ وقال بعض اصحابنا لا تفسد وفی الخانیۃ ولو قرأ الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ھم شر البریۃ تفسد صلوتہ فی ھذا الاصح (تاتارخانیۃ ص ۵۸۵ ج ۱)

وفی حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح:

فالاصل فیھا عند الامام ومحمد رحمھما اللہ تغیّر

صفحہ نمبر

رجسٹر نقل فتاوی جامعہ دار العلوم کراچی

فتوی نمبر مع رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاوی	نام وپتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب ص ٢٦	تبویب
			المعنى تغيرا فاحشا فهو مفسد للفساد وعدمه مطلقا سواء كان اللفظ موجودا في القرآن او لم يكن (حاشية الطحطاوي ص ١٨٦) والله سبحانه وتعالى اعلم بالصواب محمد افتخار بیگ غفر اللہ لہ دار الافتاء دار العلوم کراچی ١٤ ١٦-٧-١٤١٧ھ الجواب صحیح احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ ١٦-٧-١٧ھ الجواب صحیح بندہ محمود اشرف غفر اللہ لہ ١٦/٧/١٤١٧ھ	